سوال

(149) سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت کے درمیان بسم اللہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت کے درمیان بسم اللہ پڑھنے کی کیا دلیل ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ"

میرے اوپر ابھی ایک سورت (دوبارہ) نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا۔

"بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ٢ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ٣ ... سورۃ الکوثر

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب حجة من قال البسملة آیة من اول کل سورة سوی براءۃ ح400)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ فاتحہ کے بعد سورت سے پہلے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا چاہیے۔ ایک دفعہ امیر المومنین معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ جہراً پڑھی مگر سورت سے پہلے (جہراً نہ پڑھی تو مہاجرین اور انصار نے اعتراض کیا، آپ نے اس کے بعد والی نماز میں سورت سے پہلے بسم اللہ (جہراً) پڑھی۔ دیکھئے کتاب الام للامام شافعی رحمة اللہ علیہ (ج1ص108)

اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔ اسے حاکم رحمة اللہ علیہ اور ذہبی رحمة اللہ علیہ دونوں نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ (المستدرک ج1ص233)

بعض لوگوں کا اپنے مسلک کی خاطر اس حدیث پر جرح کرنا صحیح نہیں ہے۔

یاد رہے کہ کسی صحیح یا حسن روایت میں اس بات کی صراحت نہیں ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ کے بعد والی سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے

تھے۔ (شہادت ستمبر، 2000ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔ کتاب الصلاۃ۔ صفحہ344

محدث فتویٰ